(98) فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ بلاغت کے رستے تھے سب نا سپردہ
اُدھر روم کی شمع انشا تھی مردہ اِدھر آتشِ پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی
کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

(99) عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی سنی برمحل اُن کی شیوہ بیانی
وہ اشعار کی دل میں ریشہ دوانی وہ خطبوں کی مانندِ دریا، رَوانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسوں کے
تو سمجھے کہ گویا ہم اب تک تھے گونگے

(100) سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح وذم کا نہ ڈھب یاد تھا شرح شادی وغم کا
نہ انداز تلقین وعظ وحکم کا خزانہ تھا مدفون زبان اور قلم کا
نواسنجیاں اُن سے سیکھیں یہ سب نے
زباں کھول دی سب کی نطق عرب نے

(101) زمانے میں پھیلی طب اُن کی بدولت ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم وملت
نہ صرف ایک مشرق میں تھی انکی شہرت مسلّم تھی مغرب تک انکی خلافت
سلرنو میں جو ایک نامی مطب تھا
وہ مغرب میں عطار مشکِ عرب تھا

(102) ابوبکر و رازی علی ابن عیسیٰ حکیم گرامی حسین ابن سینا
حنین ابن اسحاق قسطیس دانا ضیا ابن بیطار راس الاطبّا
انہی کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا
انہی سے ہوا پار مغرب کا کھیوا

(103) غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت طبیعی، الٰہی، ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت سیاست، تجارت، عمارت، فلاحت
لگاؤ گے کھوج انکا جا کر جہاں تم
نشاں انکے قدموں کے پاؤ گے واں تم

(104) ہوا گو کہ پامال بستاں عرب کا مگر اک جہاں ہے غزل خواں عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باراں عرب کا سپید و سیہ پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنوڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

(105) رہے جب تک ارکان اسلام برپا چلن اہل دیں کا رہا سیدھا سادا
رہا میل سے شہد صافی مصفا رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرّا
نہ تھا کوئی اسلام کا مرد میداں
علم ایک تھا شش جہت میں فرافشاں

(106) پہ گدلا ہوا جب کہ چشمہ صفا کا — گیا چھوٹ سررشتہ دین ہدیٰ کا
رہا سر پہ باقی نہ سایا ہما کا — تو پورا ہوا عہد تھا جو خدا کا
کہ ہم نے بگاڑا نہیں کوئی اب تک
وہ بگڑا نہیں آپ دنیا میں جب تک

(107) پڑے ان پہ وقت آ کے پڑنے لگے اب — وہ دنیا میں بس کر اجڑنے لگے اب
بچھڑے اُن کے جیسے بچھڑنے لگے اب — بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم پہ چھا کر

(108) نہ ثروت رہی ان کی قائم نہ عزت — گئے چھوڑ ساتھ ان کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن ان سے ایک ایک رخصت — مٹیں خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(109) ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا — کہ آتی ہو واں سے نظر ساری دنیا
چڑھے اُس پہ پھر اک خردمند دانا — کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قوموں میں فرق اس قدر پائے گا وہ
کہ عالم کو زیر و زبر پائے گا وہ

(110) وہ دیکھے گا ہر سو ہزاروں چمن واں — بہت تازہ تر صورتِ باغ رضواں
بہت ان سے کمتر پہ سرسبز و خنداں — بہت خشک اور بے طراوت مگر واں
نہیں لائے گو برگ و بار اُن کے پودے
نظر آتے ہیں ہونہار اُن کے پودے

(111) پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر — جہاں خاک اُڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر — ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

(112) جہاں زہر کا کام کرتا ہے باراں — جہاں آ کے دیتا ہے رو ابر نیساں
تردد سے جو اور ہوتا ہے ویراں — نہیں راس جس کو خزاں اور بہاراں
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

(113) وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا — نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا — نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کیے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

(114) اگر کان دھر کر سنیں اہل عبرت — تو سیلون سے تا بکشمیر و تبت
زمیں، رُوکھ، بَن، پھول، پھل، ریت، پربت — یہ فریاد سب کر رہے ہیں بہ حسرت
کہ کل فخر تھا جن سے اہل جہاں کو
لگا ان سے عیب آج ہندوستاں کو

(115) حکومت نے تم سے کیا گر کنارا — تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانے کی گردش سے ہے کس کو چارا — کبھی یاں سکندر کبھی یاں ہے دارا
نہیں بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

(116) ہوئی مقتضی جب کہ حکمت خدا کی — کہ تعلیم جاری ہو خیر الوریٰ کی
پڑے دھوم عالم میں دینِ ہدیٰ کی — تو عالم کی تم کو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا میں حکمِ شریعت
کرو ختم بندوں پہ مالک کی حجت

(117) ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت — رہی اب نہ اسلام کی اس کو حاجت
مگر حیف اے فخرِ آدم کی امت — ہوئی آدمیت بھی تھی ساتھ اس کے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر
کہ اترتے ہی اس کے نکل آئے جوہر

(118) زمانے میں ہیں ایسی قومیں بہت سی — نہیں جن میں تخصیص فرماں دہی کی
پر آفت کہیں ایسی آئی نہ ہوگی — کہ گھر گھر یہ یاں چھا گئی آ کے پستی
چکور اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں

(119) وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا — ہر اک کھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا — وہ امت لقب جس کا خیر الامم تھا
لقب اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

(120) وگرنہ ہماری رگوں میں لہو میں — ہمارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں — طبیعت میں فطرت میں عادت میں خو میں
نہیں کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی میں تو ہے اتفاقی

(121) ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے — کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے — ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

(122) نہ قوموں میں عزت نہ جلسوں میں وقعت — نہ اپنوں سے الفت نہ غیروں سے ملت
مزاجوں میں سستی، دماغوں میں نخوت — خیالوں میں پستی، کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں، دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

(123) نہ اہل حکومت کے ہمراز ہیں ہم — نہ درباریوں میں سرافراز ہیں ہم
نہ علموں میں شایان اعزاز ہیں ہم — نہ صنعت میں حرفت میں ممتاز ہیں ہم
نہ رکھتے ہیں کچھ منزلت نوکری میں
نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری میں

(124) تنزل نے کی ہے بری گت ہماری — بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری
گئی گزری دنیا سے عزت ہماری — نہیں کچھ ابھرنے کی صورت ہماری
پڑے ہیں اک امید کے ہم سہارے
توقع پہ جنت کی جیتے ہیں سارے

(125) سیاحت کی گوں ہے نہ مرد سفر ہیں — خدا کی خدائی سے ہم بے خبر ہیں
یہ دیواریں گھر کی جو پیش نظر ہیں — یہی اپنے نزدیک حد بشر ہیں
ہیں تالاب میں مچھلیاں کچھ فراہم
وہی ان کی دنیا وہی ان کا عالم

(126) بہشت اور ارم، سلسبیل اور کوثر — پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسی طرح کے اور بھی نام ہیں اکثر — کتابوں میں پڑھتے رہے ہیں برابر
پہ جب تک نہ دیکھیں کہیں کس یقیں پر
کہ یہ آسماں پر ہیں یا ہیں زمیں پر

(127) وہ بے مول پونجی کہ ہے اصل دولت — وہ شائستہ ملکوں کا گنج سعادت
وہ آسودہ قوموں کا راس البضاعت — وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
نہیں اس کی وقعت نظر میں ہماری
یونہی مفت جاتی ہے برباد ساری

(128) اگر ہم سے مانگے کوئی ایک پیسا — تو ہوگا کم و بیش بار اس کا دینا
مگر ہاں وہ سرمایہ دین و دنیا — کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جس کا
نہیں کرتے خسّت اڑانے میں اس کے
بہت ہم سخی ہیں لٹانے میں اس کے

(129) اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم — تو نکلیں گے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہوں جن میں کل کے لیے کچھ فراہم — یونہی گزرے جاتے ہیں دن رات پیہم
نہیں کوئی گویا خبردار ہم میں
کہ یہ سانس آخر ہیں اب کوئی دم میں